بوسنیا کے یتیم بچوں کی کفالت

اور ہماری ذمہ داری!

عالم اسلام اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مسئلہ افغانستان بدستور اپنی جگہ قائم ہے کشمیر آگ میں جل رہا ہے ماؤں بہنوں کی عصمتیں تار تار ہو رہی ہیں۔ بابری مسجد کی شہادت فلسطین سے مسلمانوں کو زبردستی ملک بدر کرنا اسرائیلی درندوں کا وحشیانہ ظلم، صومالیہ میں بھوک اور پیاس سے بلکتے بچے تمام عالم اسلام کو اپنی بقا اور مسلمانوں کے تحفظ کی دعوت دیتے ہیں۔ بلکہ اس پر بس نہیں اس وقت عالم اسلام کو جو بہت بڑا چیلنج درپیش ہے وہ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کا ہے۔ جن پر اس وقت قیامت صغریٰ برپا ہے ان پر نہ صرف بوسنیا کی زمین تنگ کی جا رہی ہے۔ بلکہ مردوں کا قتل عام عورتوں کی اجتماعی آبروریزی اور معصوم بچوں کو یتیم اور بے سہارا کیا جا رہا ہے اور ستم بالائے ستم ان مسلمانوں کو انسانی ہمدردی کے نام پر یہودی اور عیسائی مشنریوں کے سپرد کیا جا رہا ہے اور اب تک ایک اندازے کے مطابق پندرہ سے بیس ہزار بچوں کو یہودی اور عیسائی لے جا چکے ہیں اور یقیناً یہ بچے ان کی زیر نگرانی رہ کر انہی کی تعلیم و تربیت میں بڑے ہوں گے اور ان کے مبلغ بنے گے۔ اس عظیم مسئلے کا حل آخر کیا ہے؟ قرآن حکیم نے اس کا بہترین حل یہ تجویز کیا ہے۔

ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین فی الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیراً۔ (سورۃ النساء۔ الایۃ۷۵)

جب مسلمانوں پر ظلم و جارحیت کے پہاڑ توڑے جائیں۔ انہیں بے گھر کیا جائے۔ ان کی عورتوں کی عصمتیں محفوظ نہ رہیں۔ بچوں کو یتیم و بے سہارا کیا جائے بوڑھے والدین کے سامنے ان کی آرزوؤں اور تمناؤں کا خون کیا جارہا ہو تو پھر کونسی چیز باقی رہ جاتی ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہو۔ ایسی صورت میں تمام مسلمانوں پر جہاد فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو ظالموں اور درندوں سے نجات دلائیں اور ہر ممکنہ طریقہ سے ان کی مدد کریں۔ لیکن بد قسمتی سے کوئی اسلامی ملک اس طرف متوجہ نہیں۔ اخبارات کی حد تک بیان بازی تو ہوتی ہے لیکن عملی صورت میں ان مظلوموں کو کسی قسم کی امداد نہیں کی جاتی۔

دوسری جانب اقوام متحدہ کی منافقت اور دوغلی پالیسی بالکل واضح ہو گئی ہے۔ جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے۔ اس کے خلاف اگر قرارداد منظور ہو بھی جائے لیکن اس پر عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے ان اداروں اور حکومتوں سے بہتری کی امید عبث ہے۔ لہذا اس موقعہ پر اسلامی فطری تنظیموں کو میدان عمل میں آنا چاہیئے۔ اور بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی امداد میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیئے اور اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لانی چاہیئے اور باہمی اتحاد اور یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان بوسنیا کے مسلمان بہن بھائیوں کی صحیح معنوں میں مدد کی جاسکے۔

ہمیں یہ تحریر کرتے ہوئے انتہائی مسرت اور خوشی محسوس ہورہی ہے کہ اس ضرورت کو بعض تنظیموں نے شدت سے محسوس کیا ہے اور اس پر پیش رفت ہوئی ہے۔ ہمدرد فاؤنڈیشن کرامی نے بھی اس کام کا آغاز کیا۔ اور باقاعدہ اشتہارات کے ذریعے اس عزم کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے اس منصوبہ کو عملی جامعہ پہنانے کیلئے باقاعدہ کام کا آغاز کردیا ہے۔ اور ۱۹۔ جنوری کو وفاق المدارس السلفیہ پاکستان سے ملحق بڑے مدارس اور جامعات کے ناظمین کا اہم اجلاس لاہور ۱۰۶۔ راوی روڈ پر طلب کیا۔ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان جناب پروفیسر ساجد میر صاحب نے صدارت فرمائی۔ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ بوسنیا کے حالات اور وہاں ہونے والے ظلم و ستم کا تذکرہ کیا۔ اور فرمایا کہ اس کا صحیح حل تو جہاد ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ مجاہد اور اسلحہ فراہم کریں۔ چونکہ یہ کام کافی تفصیل طلب ہے سردست ہمیں ان بچوں کی فوری فکر کرنی چاہیئے جو اس جنگ کی تباہی سے بے سہارا اور بے یارومددگار ہوئے ہیں۔ انہیں پہلی فرصت میں حاصل کرکے نہ صرف تحفظ فراہم کیا جائے بلکہ بہترین اسلامی ماحول میں ان کی تربیت بھی کی جائے۔ تاکہ یہ نونہال مستقبل میں اسلام کے سچے سپاہی اور مجاہد بن سکیں۔ اس ضمن میں مختلف علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا اور ممکنہ خدشات کا تذکرہ بھی کیا اور باہمی مشاورت سے بڑے مدارس اور جامعات نے ان طلبہ کی کفالت کی ذمہ داری قبول کی۔ اور اب مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان دوہزار بوسنیائی بچوں کی کفالت اور تعلیم کی ذمہ داری پوری کرے گا۔ ہم مرکزی قائدین کی اس مساعی اور کوشش کو

خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا۔ بلکہ اس کی بجا آوری میں اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے ہیں یقیناً ان اقدامات سے وہ مسلمان بچے خود کو محفوظ پائیں گے اور اعلیٰ دینی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر اسلام کے صحیح داعی بنیں گے۔ ہم دیگر دینی جماعتوں سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی ان بچوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں کفالت کی ذمہ داری کو قبول فرمائیں۔ تاکہ یہ بے سہارا اور یتیم بچے در بدر کی ٹھوکروں سے محفوظ رہیں۔

بقیہ :- پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم

بیماری طول پکڑ گئی۔ وفات سے پانچ دن قبل تکلیف میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ غشی طاری ہو گئی اور کئی مشکیزے پانی کے ڈالے گئے جب کچھ تخفیف ہوئی تو منبر پر فروکش ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آخر کار صحت بہت علیل ہو گئی تو وفات سے ایک یوم قبل امت کو آخری وصیت اس طرح فرمائی۔

الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔ (صحیح البخاری ج۲ ص۶۳۹)

۱۲۔ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کو چاشت کے وقت بعمر تریسٹھ برس

(اللھم اغفرلی و ارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ)

کا ورد کرتے ہوئے مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر کے آشیانہ قدسی میں پہنچ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (صحیح البخاری ج۲ ص۶۳۹)